Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۷۹

تار کا پتہ :- الفضل لاہور

فی پرچہ ۱؎

یوم منگل ۲۱ رمضان المبارک ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸	۲۵ ہجرت ۱۳۳۳ ہش - ۲۵ مئی ۱۹۵۴ء	نمبر ۱۲۰

عازمین حج کیلئے طبی وفد بھیجنے کا فیصلہ

کراچی ۲۴ مئی - حکومت پاکستان نے عازمین حج کے لئے ایک خاص طبی وفد بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے - اس وفد میں دو ڈاکٹر ایک لیڈی ڈاکٹر تین کمپاؤنڈر اور دو ایمبولینس کار ڈرائیور شامل ہونگے یہ وفد کافی دوائیں اپنے ساتھ لے جائے گا - اور اس پر کوئی ہزار روپیہ خرچ ہوگا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۲ مئی الحمد للہ

کل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اچھی رہی -

★ **جنیوا** ۲۴ مئی - جنیوا کانفرنس میں جنوبی کوریا کے نمائندے نے کہا ہے کہ جب تک شمالی کوریا میں دس لاکھ چینی فوج موجود رہے گی - تمام کوریا میں انتخابات نہیں ہو سکتے انہوں نے کہا جنوبی کوریا کی حکومت تمام کوریا میں صرف اس صورت میں انتخاب کرانے پر رضامند ہوگی - کہ یہ انتخابات اقوام متحدہ کی نگرانی میں ہوں - اور کوریا کے باشندے کسی دباؤ کے بغیر اور پوری آزادی سے ووٹ دے سکیں -

حکومت پاکستان ہندوستان سے نیا تجارتی سمجھوتہ کرنے پر غور کر رہی ہے

میاں افتخار الدین کو پارلیمنٹ میں امریکی فوجی معاہدے کے متعلق التوا کی تحریکیں پیش کرنے کی اجازت نہ ملی

کراچی ۲۴ مئی - آج پارلیمنٹ میں وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے وزیر تجارت کی طرف سے ایک سوال کے جواب میں بتایا - کہ حکومت پاکستان ہندوستان سے نیا تجارتی سمجھوتہ کرنے پر غور کر رہی ہے - ڈاکٹر قریشی نے بتایا کہ مارچ سنہ ۱۹۵۲ء میں پٹ سن اور کوئلہ کے متعلق ہندوستان سے جو سمجھوتہ ہوا تھا وہ ابھی جاری ہے ——— سوالات کا وقت ختم ہونے کے بعد میاں افتخار الدین نے پاکستان امریکی فوجی معاہدہ کے متعلق التواء کی دو تحریکیں پیش کیں - صدر نے پہلی تحریک خلاف قاعدہ قرار دیدی - دوسری کے متعلق انہوں نے کہا - کہ یہ قاعدہ کے مطابق ہے - لیکن ایوان نے اسے پیش ہونے کی اجازت نہیں دی ——— شادی کے اخراجات پر کنٹرول کرنے کے بارہ میں مسٹر ... احمد نے جو بل پیش کیا تھا اسے ایک سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا گیا تھا - مسٹر ... احمد نے آج کمیٹی کی رپورٹ بھی پیش کی -

ویٹ منہ نے زخمی سپاہی نکالنے کیلئے فرانسیسی تجاویز

———کا جواب دے دیا———

ہنوئی ۲۴ مئی ویٹ منہ ریڈیو نے فرانس کی ان نئی تجاویز کا جواب نشر کیا ہے - جو اس نے ڈین بن فو سے فرانسیسی زخمیوں کے نکالنے کے بارہ میں پیش کی تھیں - ریڈیو نے کہا ہے کہ ہم ساڑھے آٹھ سو فوجیوں کو رہا کرنے کے لئے تیار ہیں - ان میں فرانسیسیوں کے علاوہ ہند چینی کے سپاہی بھی شامل ہیں - ریڈیو نے فرانسیسی ہائی کمان پر ویٹ منہ پر دھوکا دینے کا الزام لگایا ہے - اس نے کہا ہے کہ فرانسیسی ہوائی جہازوں نے دریائے سرخ کے ڈیلٹا کو جانے والی سڑک پر زبردست بمباری شروع کر دی ہے - جو معاہدے کے صریح خلاف ہے آج ڈین بن فو سے مزید ایک سو چالیس زخمی نکال کر لوانگ پرابانگ پہونچائے گئے اب تک کل نو سو اکیس زخمی سپاہی نکالے جا چکے ہیں -

مصر میں ایک خاص عدالت کا قیام

۲۴ مئی مصر میں ایک خاص عدالت قائم کی گئی ہے - جو پچھلے مہینہ موجودہ حکومت کا تختہ الٹنے کی سازش کے الزام میں کئی افسروں اور شہریوں کے مقدمہ کی سماعت کرے گی - یہ خاص عدالت صدر اور چار ممبروں پر مشتمل ہوگی - اس کا طریق کار وہی ہوگا جو انقلابی عدالت کا ہے - ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ مقدمات کی کاروائی کب شروع ہوگی -

مرکزی کابینہ کے اجلاس میں مسٹر فضل حق کی شرکت

کراچی ۲۴ مئی - آج کراچی میں مشرقی بنگال کی صورت حال پر مزید غور کرنے کے لئے مرکزی کابینہ کا اجلاس ہوا - اجلاس میں مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے کے فضل الحق بھی شریک ہوئے - ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان کی اطلاع کے مطابق اجلاس سے پہلے مسٹر فضل الحق نے مشرقی بنگال کے دو وزراء کی معیت میں وزیر اعظم مسٹر محمد علی سے ملاقات کی اس ملاقات میں بھی مشرقی بنگال کی موجودہ صورت حال پر بات چیت کی گئی -

لاہور کا موسم

لاہور ۲۴ مئی - آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ ۱۱۰.۲ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۹.۷ تھا -

سندھ میں پن بجلی تیار کرنے کا منصوبہ

حیدرآباد سندھ ۲۴ مئی - حکومت سندھ نے کالری علاقہ میں پن بجلی تیار کرنے کی تفصیلات تیار تیار کی ہیں - اس منصوبہ پر تین کروڑ پچیس لاکھ روپیہ خرچ آئے گا - اور اس سے دس ہزار کلو واٹ بجلی تیار ہوگی - یہ منصوبہ مکمل ہونے پر حیدرآباد اور ٹھٹھہ کے آس پاس کے علاقوں کو بھی سستی بجلی مہیا ہو سکے گی -

برطانوی حکام کا مصریوں پر الزام

پورٹ سعید ۲۴ مئی - نہر سویز میں مقیم برطانوی حکام نے الزام لگایا ہے کہ بعض مصریوں نے برطانوی سپاہیوں کی ایک جماعت پر دستی بم پھینکا - لیکن وہ پھٹ نہ سکا اور برطانوی سپاہی بال بال بچ گئے -

امریکہ ہند چینی کی جنگ میں مداخلت کرنے پر تیار ہو گیا

واشنگٹن ۲۴ مئی - معلوم ہوا ہے - کہ امریکہ اس شرط پر ہند چینی کی جنگ میں مداخلت کرنے کے لئے تیار ہو گیا ہے کہ وہ ویٹ نام - لاؤس اور کمبوڈیا کی تینوں ریاستوں کو مکمل آزادی دینے کا اعلان کر دیگا اور انہیں فرانسیسی یونین سے علیحدہ ہونے کا بھی حق حاصل ہوگا - یہ تجاویز فرانس کے وزیر اعظم موسیو لانیل کے پاس پہونچ چکی ہیں - امریکہ کی مداخلت کے بعد ہند چینی کی فرانسیسی فوجیں امریکی کمانڈر کے تحت رہیں گی - ایک خبر کے مطابق ہند چینی کی جنگ میں تھائی لینڈ اور فلپائن کی فوجیں بھی حصہ لیں گی -

جنیوا میں نو قوموں کا خفیہ اجلاس

جنیوا ۲۴ مئی - آج جنیوا میں ہند چینی کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے نو قوموں کی خفیہ کانفرنس منعقد ہوئی - اجلاس میں روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کی ان تجاویز پر بحث ہوئی - جو انہوں نے ہند چینی میں جنگ بند کرنے کے متعلق پیش کی تھیں

تارکان وطن کو ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی ادائیگی

نئی دہلی - ۲۴ مئی معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہندوستان نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ عارضی طور پر تارکان وطن کو معاوضہ کے طور پر ادا کیا ہے -

مسٹر ایڈن کی رپورٹ سننے کے لئے برطانوی کابینہ کا اجلاس

لندن ۲۴ مئی - آج جنیوا کانفرنس کی کارروائی کے متعلق برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کی رپورٹ سننے کے لئے برطانوی کابینہ کا اجلاس ہوا - مسٹر ایڈن آج ہی جنیوا واپس جا رہے ہیں - فرانسیسی وزیر خارجہ مسٹر بیدو آج پیرس سے جنیوا پہنچے - وہ بھی فرانسیسی کابینہ سے بات چیت کرنے کے لئے پیرس گئے تھے

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر روشن دین تنویر

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَایَزَالُ النَّاسُ بِخَیْرٍ مَا عَجَّلُوا الْاِفْطَارَ۔ (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ سہل بن سعد کہتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ اس وقت تک اچھے رہیں گے۔ جب تک افطاری جلد کریں گے۔

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں و فدیہ رمضان وغیرہ

از مورخہ ۳/۵/۵۴ تا مورخہ ۱۸/۵/۵۴

ذیل میں چندہ امداد درویشاں و فدیہ رمضان وغیرہ کی تازہ فہرست درج کی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ ان سب بھائیوں اور بہنوں کے امدادی چندوں اور رقوم فدیہ وغیرہ کو قبول فرمائے۔ جو انہوں نے اپنے غیر مستطیع اصحاب کی امداد کے لئے رضائے الٰہی کے حصول کی غرض سے دی ہیں۔ اور انہیں اپنے فضل و کرم سے دین و دنیا میں ترقی عطا کرے۔ اور حافظ و ناصر ہو۔ آمین

خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۱۸/۵/۵۴

(۱) اہلیہ صاحبہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۲۵

(۲) شیخ خادم حسین صاحب ایران (صدقہ) ۔۔۔۔۔ ۳۹-۱۲-۰

(۳) اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب مرحوم گوجرانوالہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۲۰

(۴) ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ۲۷ ڈیوس روڈ لاہور (فدیہ رمضان دو کس) ۔۔۔۔۔ ۶۰

(۵) میجر جی ایم اقبال صاحب نوشہرہ (سرحد) (صدقہ برائے غریب درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۲۰

(۶) چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بوساطہ صاحبزادہ مبارک احمد صاحب ربوہ (صدقہ حضرت صاحب) ۔۔۔۔۔ ۳۵

(۷) ڈاکٹر فرزند علی صاحب بہاولپوری کوٹ فرزند علی صاحب بہاولپور (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۳۰

(۸) " " " منجانب نجم النساء بیگم صاحبہ اہلیہ صاحبہ خود " ۔۔۔۔۔ ۲۰

(۹) سردار بیگم صاحبہ زوجہ شیخ محمد دین صاحب مختار عام ربوہ " ۔۔۔۔۔ ۱۲

(۱۰) قاضی عطاء اللہ صاحب معرفت ڈاکٹر محمد بشیر صاحب ڈیوس روڈ لاہور " ۔۔۔۔۔ ۲۵

(۱۱) " " " " " (فدیہ رمضان جو لنگر خانہ ربوہ میں اٹھ گیا) ۔۔۔۔۔ ۲۵

(۱۲) غلام احمد خان صاحب معرفت فلپ الیکٹرک کمپنی چٹاگانگ (بلا تفصیل) ۔۔۔۔۔ ۱۰

(۱۳) پیر لگار الدین صاحب مال روڈ راولپنڈی (فدیہ رمضان) ۔۔۔۔۔ ۲۰

(۱۴) شیخ مختار بنی صاحب گورونانک پورہ گوجرانوالہ از طرف امۃ اللطیف صاحبہ " ۔۔۔۔۔ ۲۰

(۱۵) " " " " " " (صدقہ) ۔۔۔۔۔ ۵

(۱۶) " " " از طرف خود (افطاری برائے درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۵

(۱۷) خورشید احمد صاحب لودھی اوورسیئر چھاؤنی (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۲۵

(۱۸) بیگم پیر صلاح الدین صاحب اے ڈی ایم مظفر گڑھ (فدیہ رمضان) ۔۔۔۔۔ ۳۰

(۱۹) سید سردار حسین شاہ صاحب اوورسیئر ربوہ " ۔۔۔۔۔ ۲۰

(۲۰) ڈاکٹر محمد احمد صاحب ربوہ (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۱۵

(۲۱) مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی سی ایم اے لاہور کینٹ " ۔۔۔۔۔ ۱۵

(۲۲) والدہ صاحبہ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی " " " ۔۔۔۔۔ ۱۵

(۲۳) امۃ الحی صاحبہ اہلیہ بشیر احمد صاحب سیالکوٹی دفتر حفاظت مرکز ربوہ " ۔۔۔۔۔ ۱۵

(۲۴) شیخ منظور احمد صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودہا و اہلیہ صاحبہ خود
بوساطہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا " ۔۔۔۔۔ ۵۱

(۲۵) صالحہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب " (امداد درویشاں) ۔۔۔۔۔ ۵

(باقی)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

آنکھ کے بیماروں کا روزہ

"بیمار ہو تو اس میں دوائی ڈالنی جائز ہے یا نہیں۔ فرمایا یہ سوال ہی غلط ہے۔ بیمار کے واسطے روزہ رکھنے کا حکم نہیں ہے۔"

(بدر ۷ فروری ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

درخواست ہائے دعا

میرے والد محترم خواجہ عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

(خاکسارہ صفیہ اہلیہ سید ظہور احمد شاہ صاحب اسسٹنٹ پروفیسر لاہور)

(۲) کافی عرصہ سے میرے والد چوہدری بانغ دین صاحب چک ۳۰/۱۱-ایل بیمار چلے آرہے ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار نے امسال میٹرک کا امتحان دیا ہے کامیابی کے درخواست دعا ہے۔"

(ناصر احمد چک ۳۰/۱۱-ایل ضلع منٹگمری)

(۳) ڈاکٹر محمد احمد صاحب صادق سوپ فیکٹری رحیم یار خاں کی بیگم صاحبہ و ایک بچہ کو گلے کا اپریشن کرنا پڑا گیا ہے۔ دونوں صاحب فراش ہیں۔ صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے درخواست کی جاتی ہے

(قریشی غلام سرور سیکرٹری مال جماعت احمدیہ رحیم یار خاں ریاست بہاولپور)

(۴) میری ہمشیرہ صدیقہ بیگم اہلیہ محمد عباد اللہ صاحب درویش تقریباً سات ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہے بزرگان سلسلہ سے دعا کی درخواست ہے (خاکسار محمد شریف گوجرہ ضلع لائل پور)

(۶) نعیم آپا جو میری خالہ مرحومہ کی اکلوتی بیٹی ہیں بیمار ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں (نذیر صادقہ راولپنڈی)

(۷) میں امسال بی۔ وی۔ ایس۔ سی کا امتحان دے رہا ہوں۔ احباب امتحان میں میری کامیابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمادیں۔ (عاجز عبدالباسط لاہور)

(۸) ابو الفضل صاحب بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں (صوفی عبدالحکیم کلرک پوسٹ آفس کراچی ۲)

(۹) میرا لڑکا محمد شفیق احمد خاں بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لڑکے محمد رشید احمد خاں کی میٹرک کے امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد ابراہیم ولد کرم الدین گنج مغلپورہ گلی نمبر ۶ مکان نمبر ۱ لاہور)

(۱۰) میری بھتیجی عزیزہ رفیعہ بیگم بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے۔ احباب عزیزہ کی کمل صحت کے لئے دعا فرمادیں

(خاکسارہ غلام جنت زوجہ شیخ محمد یعقوب صاحب برتن فروش اوکاڑہ)

(۱۱) عاجزہ بیمار ہے۔ اور چند پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ سب تکالیف دور ہوں۔ اور کامیابی نصیب ہو۔ (ایم عبدالغفور احمدی مدرس رحیم یار خاں)

(۱۲) امسال میرے لڑکے عزیزم محمود احمد لڑکی عزیزہ نجمہ اور بھتیجے عزیزم عبدالمجید اور بھتیجی عزیزہ بشریٰ نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب دعا فرمادیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل و کرم سے اعلےٰ نمبروں پر کامیاب کرے

(ملک عبدالعظیم خاں ٹھیکیدار محلہ دار البرکات ربوہ)

(۱۳) مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری چند دنوں سے دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور کل سے سخت نڈھال ہیں۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (ابو المنیر نور الحق پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ)

(۱۴) برکت اللہ صاحب نمونیا سے بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے (ڈاکٹر حبیب اللہ خاں ابو حنیفی گکھڑ منڈی)

(۱۵) بندہ کو اپنی آئندہ تعلیم کے سلسلہ میں چند مشکلات درپیش ہیں احباب سے اس سلسلہ میں دعا کی درخواست ہے

(ڈاکٹر شمیم احمد شیخ ۔ ہاؤس سرجن میو ہوسپٹل۔ لاہور)

(۱۶) نیاز احمد خاں چھاؤنی لاہور کچھ عرصہ سے بعارضہ سپفری بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ (دیانت خاں پوڑ چھاؤنی)

(۱۷) میرے اہل و عیال اور میرے خاتمہ بالخیر کے لئے دعا کی درخواست ہے (ایم غلام رسول حال راولپنڈی)

(۱۸) خاکسار کے والد صاحب تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ بخار وغیرہ بیمار ہیں۔ اور تا حال کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (داجہ بشیر احمد کلرک بلاذی ہوم)

(۱۹) میری اہلیہ بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے۔

(خاکسار غلام نبی قانونگوئی حال دھلیاتی تحصیل بہاول نگر ریاست بہاولنگر)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵ ہجرت ۱۳۳۶ ہش

مہاسبھا اور بھارتی مسلمان

حیدر آباد میں ہندو مہاسبھا کے جلسہ میں اعلان کیا گیا ہے کہ ۴½ کروڑ مسلمانوں کو جو ہندوستان میں بستے ہیں جس طرح ہوسکے شدھ کرکے مسلمان بنایا جائے۔ چنانچہ اس پر بحث کرتے ہوئے دہلی کا اخبار "الجمعیۃ" "نازک ترین وقت" کے زیرعنوان لکھتا ہے۔

"ہم جس خطرہ سے حکومت کو آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ وہ شدھی کا خطرہ ہے۔ ایسے اکثریت کے فرقہ پرست افراد مسلم اقلیت پر مظالم توڑنے کے لئے پر تول رہے ہیں۔ اور اعلان کر رہے ہیں۔ کہ چار کروڑ مسلمانوں کو شاستر اور شستر (تلوار) کے ذریعہ شدھ کیا جائے گا۔ اگر اعلانوں میں یہ دھمکیاں ہیں۔ اگر باتوں ہی باتوں میں یہ تشدد اور نفرت ہے۔ تو عمل کے وقت اس کا جس طرح مظاہرہ ہوگا۔ اس کا اندازہ لگا لینا کچھ مشکل نہیں ہے۔ اگر شدھی کے معنے اس قدر ہیں کہ ہندو دھرم کے علماء صرف اپنے دھرم کی خوبیاں بیان کریں۔ اور دلائل سے سمجھائیں کہ بت پرستانہ خیالات اسلامی نظریات کے مقابلہ میں بہت اعلیٰ ہیں۔ تو ہم ایسی شدھی کا خیر مقدم کریں گے۔ اور ہم سمجھیں گے کہ اس طریقہ سے ہمارا کام ہلکا ہو رہا ہے۔ لیکن فرقہ پرستوں نے کسی بات کو چھپا کر نہیں رکھا۔ انہوں نے صاف کہہ دیا۔ کہ اگر چار کروڑ مسلمان دلیل سے نہیں سمجھیں گے۔ تو انہیں تلوار سے سمجھایا جائے گا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کو ستانے اور ان پر ظلم ڈھانے اور ان کو برباد کرنے کے نت نئے طریقے ایجاد کئے جائیں گے۔ چنانچہ ادھر مہاسبھا کا اجلاس ختم ہوا۔ اور ادھر کام کرنے والوں نے اپنا کام شروع کر دیا۔ ان کے کام کی ابتدا یہاں سے ہوئی کہ ضلع (حیدر آباد) میں شدھی کا پرچار کرنے والوں نے مسلمانوں کے خلاف اشتعال پھیلانا شروع کر دیا ہے۔ انہوں نے اپنی تقریروں میں مسلمانوں کو کھل، آب زمزم کو کیچڑ اور گندگی، وضو کو ڈھکوسلہ، رکوع کو اچک بیٹھک۔ اور مسجد کو مرغا بنا کر مسلمانوں کی دل آزاری شروع کر دی ہے۔ ان شرمناک تقریروں پر حیدر آباد میں سخت احتجاج ہو رہا ہے۔ اور خیال کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ سب فرقہ وارانہ فسادات برپا کرنے کی تمہید ہے۔ حیرت ہے کہ ریاستی حکومت نے نہ تو مہاسبھائی اشتعال انگیزیوں پر کوئی توجہ دی۔ اور نہ اب اس کے اثرات ونتائج کو روکنے کی کوئی تدبیر نکالی۔ اگر کسی ایک مسلمان کے منہ سے ہندو دھرم کے خلاف کوئی ذرا سی بات بھی نکل جاتی۔ تو دس مسلمانوں کو بھی کا جیل بھیج دیا گیا ہوتا۔ ہمیں شدھی ودھی سے کوئی خوف نہیں۔ ہمیں صرف یہ اندیشہ ہے کہ اس کی آڑ میں فرقہ وار فسادات کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا۔ اور ان کی ابتدا ایسی ہی باتوں سے ہوگی۔ جیسی کہ اس وقت حیدر آباد میں کی جا رہی ہیں۔ کیا حکومت آنے والے طوفان کو تھامنے اور روکنے کے لئے کچھ کرے گی؟ کیا وہ مسلمانوں کو کسی نئے امتحان میں پڑنے سے بچائے گی؟" (الجمعیۃ)

روزنامہ "الجمعیۃ" دہلی نے اپنے نوٹ کے آخر میں جو خطرہ ظاہر کیا ہے کہ اندیشہ ہے کہ اس آڑ میں فرقہ وار فسادات کا سلسلہ شروع کر دیا جائے گا بالکل بجا ہے۔ اور ہمیں یہ بھی اندیشہ ہے کہ شاید حکومت اس پر فی الفور کوئی اقدام نہ کرے اور ہندو مہاسبھائی ہندو عوام کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف اشتعال پیدا کرنے کی مہم جاری کر دے گی۔ جس سے مسلمانوں کے جان و مال جو ہندوستان کے طول وعرض میں پھیلے ہوئے ہیں۔ تباہ کرنے کی ہر جگہ سازشیں شروع ہو جائیں گی جیسا کہ تقسیم سے پہلے اور بعد میں بھی ہوتا رہا ہے۔

اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو یہ نسل کشی کے مترادف ہوگا۔ اور مسلمان اقوام کو جو یو۔ این۔ او کی رکن ہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ فوری طور پر یو۔ این۔ او کی توجہ اس طرف مبذول کرائیں۔ اور براہ راست بھی اور حکومت ہند سے بھی ایسی اشتعال انگیزیوں کے خلاف جو ایک مذہب کے پیروؤں کو مٹا دینے کے مترادف ہیں بند کرنے کا مطالبہ کریں۔ حکومت ہند کو چاہیئے کہ فوری طور پر ایسی اشتعال انگیزیوں کا سدباب کرے۔

حقیقت یہ ہے کہ اگر بھارت جیسی سیکولر حکومت میں کوئی مسلمانوں کا فرد یا جماعت اس قسم کا اظہار خیال کرتا۔ تو حکومت فوری اقدام کرتی۔ چنانچہ علی گڑھ میں جو مسلم کنونشن ہوئی تھی۔ حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں تھی۔ پھر بھی حکومت نے فوری اقدام کرکے لیڈروں کو گرفتار کر لیا۔

اس ضمن میں فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں بعض لوگوں نے جو بھارت کی مسلم آبادی کے متعلق جوابات دیئے ہیں وہ بھی ہم پاکستانیوں کے لئے قابل غور ہیں۔ ہمارا قیاس ہے کہ اغلباً ہندو مہاسبھا کے لیڈروں کا اتنی جرأت اور بے باکی سے بھارتی مسلمانوں کو ملیا میٹ کرنے کے ارادہ کا اعلان ان بیانات سے ہی شاید متاثر ہو کر کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان بیانات میں یہاں تک کہا گیا۔ کہ

"اگر بھارت کی حکومت مسلمانوں سے شودروں اور اچھوتوں کا سا سلوک کرے تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہونا چاہیئے۔"

اس پر تحقیقاتی عدالت نے لکھا ہے

"ہمارے سامنے جن نظریات کی وکالت کی گئی ہے۔ بھارتی مسلمان اگر انہیں اپنا لیں تو یہ چیز انہیں اس ملک کی سرکاری ملازمتوں کے بالکل نااہل بنا دے گی۔ یہ حالت بھارت ہی کی نہیں بلکہ ان دوسرے ممالک کے مسلمانوں کی بھی ہوگی۔ جہاں غیر مسلم حکومتوں کا اقتدار و تسلط قائم ہے۔ مسلمان ہر جگہ مستقل طور پر مشتبہ لوگ بن جائیں گے۔ انہیں فوج میں بھرتی اس لئے نہیں کیا جائے گا۔ کہ کسی اسلامی اور غیر اسلامی ممالک کے مابین جنگ کی صورت میں غیر اسلامی ملک کے مسلمان فوجیوں کو یا اسلامی ملک کا ساتھ دینا ہوگا۔ یا اپنے عہدوں سے الگ ہونا پڑے گا۔"

ہمیں اس کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ سوال یہ ہے کہ جب ہمارے بعض دوستوں کے بیانات وہ ہوں جن کی مثال اوپر دی گئی ہے۔ تو ایسی صورت میں بھارت کے مسلمانوں کی "شدھی" پر خواہ وہ شاستر سے کی جائے یا شستر سے ہمارا احتجاج کیا اثر رکھ سکتا ہے۔ اگر بھارت میں خدانخواستہ وہی ہونے لگا جس کے خطرہ کا اظہار الجمعیۃ نے پر درد و پرسوز الفاظ میں کیا ہے۔ تو پھر پاکستان کی ان لوگوں کے بیان کے مطابق یہی پوزیشن ہونی چاہیئے۔ اگرچہ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ پاکستان کا عام پڑھا لکھا مسلمان ہرگز ہرگز اس نظریہ کا قائل نہیں۔ وہ اسلام کو بعض دوسرے جو فہم اسلام کا دعوےٰ رکھتے ہیں بہتر سمجھتا ہے ÷

ملازمت کے متلاشی احباب کے لئے

Training in Banking Profession

۱۵/۵/۵۷ تک اپنے ہاتھوں سے لکھی ہوئی درخواستیں مشرقی پاکستان سے بنام

Manager State Bank of Pakistan
Dacca.

اور پنجاب سرحد و بہاول پور سے بنام

Manager State Bank of Pakistan
Lahore

اور باقی پاکستان سے بنام

Chief Officer State Bank of Pakistan
Central Directorate Karachi

طلب کی گئی ہیں۔ پراسپکٹس قیمتی چار آنے سٹیٹ بنک آف پاکستان یا نیشنل بنک آف پاکستان یا حبیب بنک یا مسلم کمرشل بنک کی شاخوں سے ملتا ہے۔ مجوزہ فارم درخواست پراسپکٹس کے اندر لگی ہوئی ہے

شرائط:۔ گریجوایٹ (کامرس۔ قانون اور اکاؤنٹنسی کے گریجوایٹ کو ترجیح) عمر ۲۰ تا ۲۵ یکم مئی ۱۹۵۷ء۔ عرصہ ٹریننگ ایک سال جو مندرجہ بالا چار بنکوں کی مجوزہ سکیم کے تحت ہوگی۔ کامیاب امیدواروں کو انہی بنکوں میں نگرانی اسامیوں میں لے لیا جائے گا۔ (سول لاہور ۱۵/۵/۵۷)

درخواست دعا

مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب بی۔ اے نائب ناظر دعوۃ وتبلیغ ربوہ کے گر جانے کی وجہ سے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے۔ بہت تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے ÷

اعتکاف
خدا تعالیٰ کے انعامات حاصل کرنیکا ایک زریں موقعہ

—— از مکرم نذیر احمد صاحب ریحانی متعلم جامعۃ المبشرین ربوہ ——

رمضان کا مہینہ بلحاظ برکات بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ اور اس کا آخری عشرہ تو سارے رمضان کی اصل اور روح ہے۔ کیونکہ جہاں رمضان میں سال بھر کی نسبت انسان کو ان عبادات کے باعث جو اس ماہ میں بجالائی جاتی ہیں اپنے مالک حقیقی اور خلاق عالم سے قریب تر ہونے کا موقعہ ملتا ہے اور گناہ کے زنگ کو دھوکر اپنی روح کو صیقل کرنے اور قلب کو مہبط انوار الٰہی بنانے کا موقعہ ملتا ہے۔ وہاں آخری عشرہ میں اعتکاف جیسی جلیل القدر عبادت کے ذریعہ رب العالمین سے قریب ترین ہونے کا شرف بھی حاصل ہو سکتا ہے۔ اور اس مبارک ساعت کی برکات سے مستفیض ہونے کا بھی موقعہ ملتا ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر وما ادرٰلک ما لیلۃ القدر لیلۃ القدر خیرٌ من الف شھر تنزل الملائکۃ والروح فیھا باذن ربھم من کل امرٍ سلامٌ ھی حتی مطلع الفجر

اعتکاف کی اہمیت سطور بالا آیات قرآنیہ سے واضح ہے۔ اعتکاف کے متعلق دیگر چند امور بھی حدیث و فقہ کی روشنی میں عرض کئے جاتے ہیں۔

اعتکاف کے معنی

اعتکاف عربی لفظ ہے فقہی لحاظ سے کسی شخص کا مخصوص طریق سے عبادت کرنا اور حصول قرب الٰہی کی خاطر مسجد میں رہنا اور مسجد میں قیام کرنا اعتکاف شرعی ہے۔ ان معنوں سے پتہ چلتا ہے۔ کہ اعتکاف کا کوئی خاص طریق مقرر ہے۔ اس طریق کے بغیر اعتکاف شرعی نہیں ہو سکتا۔ اس طریق کو معلوم کرنے کے لئے ہمیں احادیث و سنت کی طرف رجوع کرنا چاہیئے۔

اعتکاف کا وقت

حدیث میں آتا ہے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے وسطی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے۔ پھر آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا شروع کیا۔ چنانچہ صحیح بخاری میں حضرت ابو سعید خدری سے روایت ہے۔

ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یعتکف فی العشر الاوسط من رمضان فاعتکف عاماً حتی اذا کان لیلۃ احدیٰ و عشرین وھی لیلۃ التی یخرج من صبیحتھا من اعتکافہ قال من کان اعتکف معی فلیعتکف العشر الاواخر والتمسوھا فی کل وتر الخ

ترجمہ۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم رمضان کے وسطی عشرہ میں اعتکاف کیا کرتے تھے پس عادت کے مطابق ایک سال اعتکاف کیا۔ جب اکیسویں رات جس کی صبح کو اعتکاف سے فراغت پاتے تھے آئی تو فرمایا جو شخص گزشتہ عشرہ میرے ساتھ اعتکاف میں شریک ہوا۔ اسے چاہیئے کہ آخری عشرہ میں اعتکاف کرے آگے پھر حضور علیہ السلام نے اس کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ آپ کو لیلۃ القدر آخری عشرہ میں دکھائی گئی ہے۔

اعتکاف کی جگہ

اوپر ذکر آچکا ہے کہ اعتکاف کی جگہ مسجد ہے۔ قرآن مجید میں بھی مساجد میں اعتکاف کا اشارہ ہے۔ جیسے فرمایا ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے عمل سے بھی مسجد کے سوا دوسری جگہ اعتکاف ثابت نہیں سنت جاریہ اعتکاف فی المسجد ہی ہے۔

یہ امر کہ اعتکاف کے لئے کب مسجد میں داخل ہونا چاہیئے۔ اس کے متعلق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم دخل فی معتکفہ (ترمذی کتاب الصوم باب ماجاء فی الاعتکاف) ترجمہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف میں بیٹھنے کا ارادہ کرتے تو صبح کی نماز پڑھتے۔ اور پھر اعتکاف میں بیٹھ جاتے۔

ایک دوسری حدیث میں آتا ہے۔

وکان رسول اللہ یعتکف فی العشر الاواخر (بخاری)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آخری عشرہ میں اعتکاف میں بیٹھا کرتے تھے۔

ان دونوں حدیثوں کی روشنی میں واضح ہے کہ آخری عشرہ رمضان کے پہلے دن کی صبح کو یا غروب آفتاب سے پہلے تاکہ اکیسویں رات مسجد میں آئے۔ کیونکہ آخری عشرہ کی پہلی طاق رات اکیسویں ہے۔ اور لیلۃ القدر کی تلاش طاق راتوں میں کرنے کا ارشاد فرمایا گیا ہے۔

مسجد میں جانے کے بعد معتکف کو چاہیئے کہ وہ مسجد کا کوئی حصہ مخصوص کرکے اسے خیمہ یا کپڑا وغیرہ لگاکر الگ کرلے۔ تاکہ عام لوگوں کے خلا ملا سے بچا رہے۔

شروط اعتکاف

معتکف کے لئے مندرجہ ذیل شروط ہیں (۱) عاقل ہونا (۲) بالغ ہونا۔ لیکن اگر بچے کو بھی اعتکاف کی تمیز ہو تو درست ہے۔ (۳) اعتکاف مسجد میں ہی ہوگا۔ کیونکہ سنت نبوی سے مسجد کے علاوہ کسی جگہ اعتکاف ثابت نہیں۔ (۴) نیت کرنا (۵) جنابت وغیرہ سے پاک ہونا (۶) اور اگر عورت معتکف ہو تو حیض و نفاس سے پاک ہونا۔

ایک سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا عورت بھی اعتکاف کرسکتی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث سے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کا اعتکاف کرنا ثابت ہے۔ لیکن چونکہ یہ نفلی عبادت ہے اور نفلی عبادات میں عورت کے لئے خاوند کی اجازت ضروری ہے۔ جیسے نفلی روزہ رکھنے کے بارے میں ثابت ہے۔ اس لئے عورت کو خاوند سے اجازت لینی چاہیئے۔ سنت نبوی سے بھی ثابت ہے کہ ازواج مطہرات اعتکاف کے لئے اجازت لیتی تھیں۔ جیسے صحیح بخاری میں حضرت عائشہؓ کی روایت منقول ہے ... فاستاذنتہ عائشۃ ان تعتکف فاذن لھا کہ حضرت عائشہ نے اعتکاف کی اجازت مانگی تو ان کو آپ نے اجازت مرحمت فرمائی۔

آداب اعتکاف

ان باتوں میں جن کا کرنا اعتکاف کے منافی ہے۔ سب سے ضروری امر یہ ہے کہ معتکف مسجد سے بلا حاجت نہ نکلے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم بلا حاجت باہر نہ نکلتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ کی روایت ہے لا یدخل البیت الا لحاجۃ الانسان۔ حاجت انسانی کی تعبیر بول و براز کے لئے کی گئی ہے۔ یعنے معتکف بول و براز کے لئے جائے اعتکاف سے نکل سکتا ہے۔ اگر گھر میں بیت الخلا ہو تو گھر میں آسکتا ہے۔ ورنہ باہر جانے کی اجازت ہے۔ بعض نے بول و براز کے علاوہ عیادت مریض، شہود جنازہ اور جمعہ کے لئے بھی جانے کی اجازت دی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتوےٰ بھی اس بارہ میں یہی ہے۔ آپ نے ایک شخص کے سوال کے جواب میں فرمایا۔ کہ معتکف تحت ضرورت کے سبب اپنے دنیاوی کاروبار کے متعلق بات کر سکتا ہے۔ اور عیادت مریض اور حوائج ضروریہ کے لئے جائے اعتکاف سے باہر جاسکتا ہے (بدر ۲۱ فروری ۱۹۰۷ء) امام شافعی کا یہی مسلک ان کی کتاب الام جزو ثانی میں مذکور ہے

دوسری بات جس سے منع کیا گیا ہے وہ مباشرت ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں آتا ہے ولا تباشروھن وانتم عاکفون فی المساجد ان کے علاوہ معتکف ان تمام باتوں سے رکے گا۔ جو اس کے روزہ کی تکمیل کے لئے ضروری ہیں مثلاً

شور و شغب۔ جھگڑا۔ دنیاوی امور سے پرہیز سوائے اس کے کہ ان کے متعلق بات بھی اشد ضرورت کے ماتحت کر سکتا ہے ورنہ نہیں۔

وہ امور جن کا کرنا منافی اعتکاف نہیں پاکیزگی رکھنا۔ مثلاً غسل کرنا۔ سر میں کنگھی کرنا۔ سرمہ لگانا لباس تبدیل کرنا۔ کسی ضروری مسئلہ کا جو کہ لوگوں کو پیدا ہو سکتا ہو ازالہ کرنا مسجد میں کھانا پینا۔ حدیث میں ان امور کا سنت نبوی ہونا ثابت ہے۔

معتکف کو رات دن خدا تعالےٰ کی عبادت میں مشغول رہنا چاہیئے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اسے سونے اور آرام کرنے کی اجازت بھی نہیں بلکہ مطلب صرف یہ ہے۔ کہ اسے اکثر اوقات عبادت اور دعا میں مشغول رہنا چاہیئے تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرسکے۔ اور اس کی دعائیں رب العالمین کے دربار سے قبولیت کا شرف حاصل کرسکیں۔

ان باتوں کے بعد میں قارئین کرام کی خدمت میں اعتکاف کے بارہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت بیان کرتا ہوں

(باقی ص [illegible] پر)

اولاد کے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مقبول دعائیں

(از مکرم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بموجب ارشاد الٰہی اپنی اولاد کے لئے متعدد دعائیں فرمائیں۔ جو بموجب الہام الٰہی (اجیب کل دعائک الا فی شرکائک۔ کہ تیری تمام دعائیں قبول کی گئیں۔ سوائے تیرے شرکاء کے بارے میں) قبول شدہ ہیں۔ جماعت احمدیہ کا بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اقتداء میں فرض ہے۔ کہ وہ بھی حضور ہی کے الفاظ میں رمضان کے مبارک مہینہ میں جو دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے۔ حضورؑ کی اولاد کے لئے دعائیں کریں۔ تاکہ وہ فیوض اور برکات جو جماعت کے لئے ان وجودوں کے ساتھ وابستہ ہیں۔ وہ جماعت پر نازل ہوں۔ اور ساتھ ہی احباب اپنی اولاد کے لئے بھی اپنی دعاؤں کے ذریعہ سے دعا کریں۔ تاکہ ان مقبول دعاؤں کے الفاظ میں دعا کرنے سے ان کی دعائیں بھی قبول ہوں اور فرشتے بھی ان کی دعاؤں میں ساتھ شریک ہو کر احباب کی اولاد کے حق میں دعا کریں۔ اولاد کی تربیت کے لئے جہاں ظاہری سامانوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ وہاں ساتھ دعائیں کرنا بھی اشد ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم دعائیں حضورؑ کی اولاد کے متعلق مندرجہ ذیل ہیں:۔

از نظم محمود کی آمین مطبوعہ ۷ جون ۱۸۹۷ء

اے قادر و توانا آفات سے بچانا
ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
کر ان کو نیک قسمت دے ان کو دین و دولت
کر ان کی خود حفاظت ہو ان پہ تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میرے بندہ پرور کر ان کو نیک اختر
رتبوں میں ہوں یہ برتر اور بخش تاج و افسر
شیطاں سے دور رکھیو اپنے حضور رکھیو
جاں پُر ز نور رکھیو دل پُر سرور رکھیو
ان پر میں تیرے قرباں رحمت ضرور رکھیو
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سب جگہ ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پُرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوشتر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
یہ تینوں تیرے بندے رکھیو نہ ان کو گندے
کر دور ان سے یارب دنیا کے سارے پھندے

اے میرے دل کے پیارے اے مہرباں ہمارے
کر ان کے نام روشن جیسے کہ ہیں ستارے
یہ فضل کر کہ ہوویں نیکو گہر یہ سارے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے میری جاں کے جانی اے شاہ دوجہانی
کر ایسی مہربانی ان کا نہ ہووے ثانی
دے بخت جاودانی اور فیض آسمانی
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

سن میرے پیارے باری میری دعائیں ساری
رحمت سے ان کو رکھنا میں جاؤں تیرے واری
اپنی پنہ میں رکھیو سن کر یہ میری زاری
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اے واحد یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ہر غم سے دور رکھنا تو رب العالمیں ہے
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اقبال کو بڑھانا اب فضل لے کے آنا
ہر رنج سے بچانا دکھ درد سے چھڑانا
خود میرے کام کرنا یارب نہ آزمانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے رہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجع شہاں ہوں یہ ہوویں مہر انور
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

اہلِ وقار ہوویں فخرِ دیار ہوویں
حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
با برگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

از نظم بشیر احمد صاحب شریف احمد صاحب اور مبارکہ بیگم صاحبہ کی آمین مطبوعہ ۱۹۰۱ء

کریما دور کر تو ان سے ہر شر
رحیما نیک کر اور پھر معمر
بنا ان کو نکوکارِ خردمند
کرم سے ان پہ کر راہِ بدی بند
ہدایت کر الٰہی میرے خداوند
کہ بے توفیق کام آوے نہ کچھ پند
تو خود کر پرورش اے میرے اخوند
وہ تیرے ہیں ہماری عمر تا چند
مری اولاد جو تیری عطا ہے
ہر اک کو دیکھ لوں وہ پارسا ہے
نجات ان کو عطا کر گندگی سے
برات ان کو عطا کر بندگی سے

رہیں خوشحال اور فرخندگی سے
بچانا اے خدا بد زندگی سے
یہ ہوں میری طرح دیں کے منادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
عیاں کر ان کی پیشانی پہ اقبال
نہ آوے ان کے گھر تک رعب دجال
بچانا ان کو ہر غم سے بہر حال
نہ ہوں وہ دکھ میں اور رنجوں میں پامال
یہی امید ہے دل نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ
نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ
مرے مولیٰ انہیں ہر دم بچانا
نہ دیکھیں وہ زمانہ بے کسی کا
مصیبت کا الم کا بے بسی کا
یہ ہوویں دیکھ لوں تقویٰ سبھی کا
جب آوے وقت میری واپسی کا

بشارت تو نے مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر تو نے یہ مجھ کو بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
میری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
یہ پانچوں جو کہ نسلِ سیدہ ہے
یہی ہیں پنج تن جن پر بنا ہے
بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہوگا ایک دن محبوب میرا
کروں گا دور اس مہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا
بشارت کیا دی اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

موصی احباب توجہ فرمائیں

دفتر ہذا کو مندرجہ ذیل موصی اصحاب کے موجودہ پتہ جات کی وصیت کے بارہ میں خط و کتابت کے لئے ضرورت ہے۔ اگر یہ دوست خود اس اعلان کو پڑھیں۔ یا کوئی اور دوست جو ان مندرجہ اصحاب میں سے کسی صاحب کے موجودہ پتہ کا علم رکھتے ہوں۔ پڑھیں۔ تو براہ کرم دفتر ہذا کو جلد مطلع فرما کر ممنون فرماویں۔ ان کے سابقہ پتہ جات ان کے ناموں کے آگے درج کئے جا رہے ہیں۔

۱۔ موصی ۸۹۸۸ محمد عمر بشیر احمد صاحب دہرہ ولد میاں محمد صدیق صاحب چنیوٹ اپنی ملازمت کے سلسلہ میں کلکتہ میں رہے ہیں۔ اور اب پاکستان میں آچکے ہیں۔

۲۔ موصی ۷۳۷۹ قریشی منیر احمد صاحب ولد قریشی میر احمد صاحب قادیان۔ سنٹرل جیل لاہور میں ملازم تھے۔ وہاں سے بدل کر قصور جیل میں آگئے۔

۳۔ موصی ۱۰۵۲۶ غلام سرور خاں صاحب ولد مجید اللہ خاں صاحب ساکن مینی ڈاکخانہ خاص ضلع مردان

۴۔ موصی ۱۲۶۰۹ حوالدار کلرک سید سعید احمد صاحب ولد سید ناظر حسین صاحب ۱۹۶ انفنٹری ورکشاپ چھاؤنی بنوں۔

۵۔ موصی ۱۲۷۹۱ عبد الحمید صاحب ولد مرزا عمر الدین صاحب دھرم پورہ لاہور۔

۶۔ موصی ۱۲۱۶۰ جمعدار کلرک شرافت احمد صاحب ولد مولوی جلال الدین صاحب آرڈیننس ڈپو برنس پورہ لاہور

۷۔ موصی ۱۲۳۷۶ عبد الغفور صاحب ولد چوہدری حسن دین صاحب محلہ وزیر پورہ سیالکوٹ شہر

۸۔ موصی ۱۲۰۸۸ نصیب خاں صاحب ولد خمس خاں صاحب مہاجر چک ۵۶ گ ب ڈاکخانہ سند بلیانوالی ضلع لائلپور۔

۹۔ موصی ۱۲۳۵۲ خلیل احمد صاحب ولد مہر خاں صاحب ساکن چاچوگی ضلع شاہ پور۔

۱۰۔ موصی ۱۲۲۷ حوالدار نثار احمد صاحب ولد اللہ بخش صاحب قادیان (محلہ دار السعۃ) ضلع گورداسپور

۱۱۔ موصیہ ۱۱۵۹۲ سلطان بی بی صاحبہ اہلیہ میاں شیر محمد صاحب سکنہ دھیدو والی ضلع سیالکوٹ۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

خالد میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے

ماہنامہ "خالد" مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا رسالہ ہے اشاعت کے دائرہ کی وسعت کے لحاظ سے اسے ایک امتیازی خصوصیت حاصل ہے۔ وہ اس طرح کہ خدام الاحمدیہ کی سینکڑوں مجالس کے لئے اس کی خریداری ضروری ہے۔ یہ مجالس ملک کے مختلف حصوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اسی طرح خالد کے انفرادی خریدار بھی ہیں۔ لہٰذا خالد میں اشتہار دینا یقیناً کامیابی کی گارنٹی ہے۔ نرخ بالکل واجبی اور مناسب ہیں۔ پس تمام اشتہار دینے والے احباب سے درخواست ہے کہ وہ مکرم مینیجر صاحب رسالہ خالد ربوہ ضلع جھنگ سے خط و کتابت فرما کر شرائط کا تصفیہ فرمائیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔

جو بات بھی نقض امن پر منتج ہونے والی صورت حال پیدا کرے

اس کی اچھی طرح اور سختی سے سرکوبی کرنی چاہیئے

میرے خیال میں حکومت کے لئے امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کا فیصلہ بدلنے کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پہلا باب

(گذشتہ سے پیوستہ)

ترمیم کا فیصلہ

احرار نے ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو آل مسلم پارٹیز کنونشن طلب کر لی اور یہ مشہور کر دیا کہ عقیدہ ختم نبوت مسلمانوں کے تمام فرقوں اور گروہوں کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ علماء کی تائید حاصل کر لی۔ اس کنونشن کے اعلان سے پیدا ہونے والی صورت حال پر غور کرنے کے لئے ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کو تمام اہم اضلاع کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کی کانفرنس طلب کی گئی۔ اس کانفرنس کی صدارت چیف سیکرٹری نے کی۔ اور ہوم سیکرٹری آئی۔ جی۔ ڈی۔ آئی۔ جی (سی۔ آئی۔ ڈی) اور ڈائرکٹر تعلقات عامہ اس میں شریک ہوئے۔ اس کانفرنس نے حسب ذیل فیصلے کئے۔

(۱) دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت صادر ہونے والے احکام میں جہاں کہیں ضرورت ہو ترمیم کر کے اسے صرف احرار اور احمدیوں کے زیر اہتمام ہونے والے عوامی جلسوں پر نافذ کیا جائے۔ مگر اس میں جلسہ کے مقام کا کہیں بھی ذکر نہ لایا جائے۔ حکومت نے اس ضمن میں نمونہ کا جو حکم بھیجنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو جلد از جلد بھیج دیا جائے گا۔ لیکن متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو چاہیئے۔ کہ حکومت کا مسودہ موصول ہونے کے انتظار میں احکام پر نظر ثانی کرنے میں تاخیر روا نہ رکھیں۔

(۲) اگر مجلس احرار یا جماعت احمدیہ کا کوئی رکن کسی ایسے جلسہ عام میں تشدد یا اشتعال انگیز تقریر کرتا ہے۔ جو اس کی جماعت کے زیر اہتمام منعقد نہیں ہوا۔ تو اس سلسلہ میں پنجاب پبلک سیفٹی ایکٹ یا دفعہ ۵۳ تعزیرات پاکستان کارروائی کرنے کے لئے حکومت سے کہا جائے۔ جب تک حکومت کے احکام موصول نہ ہوں۔ اس وقت تک مجرموں کو ہرگز گرفتار نہ کیا جائے۔ اور یہ کہ گرفتاری ناگزیر ہو چکی ہو۔

(۳) احرار یا احمدی مسجدوں سے باہر بھی جلسے منعقد کریں۔ تو انہیں اس وقت تک منتشر نہ کیا جائے۔ جب تک ایسا کرنا امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کے لئے ضروری ہو جائے۔ جو جلسے مسجدوں میں ہو رہے ہوں۔ ان میں کسی صورت میں بھی مداخلت نہ کی جائے۔ جلسے خواہ کسی عبادت گاہ کے اندر ہوں۔ خواہ کسی پبلک مقام پر۔ ان کے سلسلے میں یہ کارروائی کی جائے۔ کہ دونوں گروہوں کے سرکردہ رہنماؤں کے خلاف باقاعدہ مقدمات رجسٹر کئے جائیں۔

(۴) حکومت کی پروپیگنڈا کی مشینری کو تیز تر کر دیا جائے۔ تاکہ مفاد پرست جماعتیں عوام کو فریب نہ دے سکیں۔ اور حکومت کے اقدام کا درست مفہوم اور اس کے اقدامات کی صحیح نوعیت عوام پر واضح کر دی جائے۔ اس کے علاوہ پمفلٹ۔ دستی اشتہار اور پوسٹر تیار کر کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو اپنے اپنے ضلع میں نشر و اشاعت کے لئے بھیجے جائیں۔ اخبارات کے ذریعہ سے پروپیگنڈا تیز تر کر دیا جائے۔ اور جو اخبار عام طور پر حکومت کے حق میں لکھتے ہیں۔ ان سے کہا جائے۔ کہ اس معاملے میں بھی تعاون کریں۔ کیونکہ فی الحال اس بارے میں ان کا موقف کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ حکومت کی حمایت پر ضرور مبنی ہے۔

(۵) ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ مختلف مساجد کے مولویوں اور خطیبوں سے رابطہ قائم کریں۔ اور ساری صورت حال کی صحیح تصویر ان کے سامنے رکھیں۔ تاکہ مفاد پرست فریق ان کے مذہبی جذبات سے کھیل کر انہیں حکومت کو مطعون کرنے پر گمراہ نہ کر سکیں۔

(۶) ۱۳ جولائی ۱۹۵۲ء کو لاہور میں جو کنونشن منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں قطعاً مداخلت نہ کی جائے۔ اس کنونشن میں جو تقریریں اور فیصلے ہوں۔ ان کا بعد میں جائزہ لے کر دیکھا جائے کہ کسی کارروائی کی احتیاج ہے یا نہیں۔ اگر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا ڈائرکٹر تعلقات عامہ ان لوگوں سے ملیں جو اس میں شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں اور انہیں تشدد اور قانون شکنی کی تلقین کرنے کی مذمت پر آمادہ کر سکیں تو یہ کنونشن درحقیقت حکومت کے نقطہ نگاہ سے مفید بھی ہو سکتی ہے۔ اس کانفرنس میں جو لوگ شریک ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ڈی آئی جی (سی۔ آئی۔ ڈی) ان کے ناموں کی اطلاع متعلقہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹوں کو بھیجنے کی کوشش کریں گے۔

(۷) اس سلسلے میں افسر اپنی طرف سے یا حکومت کی جانب سے وقتاً فوقتاً شائع ہونے والی ہدایت کے تحت جو کارروائی بھی کریں۔ اس میں ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ کہ علت غائی یہ ہے کہ احرار احمدی تنازعہ سے امن و قانون اور نظم و ضبط کو جو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ وہ ان دونوں تنظیموں کو باقی عوام سے کاٹ کر ختم کیا جائے۔ اس اقدام سے وہ بے بنیاد کابوس فنا ہو جائے گا۔ جو احرار اپنی کھوئی ہوئی طاقت دوبارہ حاصل کرنے کی غرض سے یہ کہہ کر وجود میں لائے ہیں۔ کہ حکومت عوام کے دینی اور سیاسی حقوق میں مداخلت کر رہی ہے۔"

احرار کا چارہ

اسی روز بعض احرار رہنما مسٹر انور علی ڈی۔ آئی جی (سی۔ آئی۔ ڈی) سے ملے۔ اور ان کے سامنے ماہی گیروں والا یہ جال پھینکا۔ کہ اگر دفعہ ۱۴۴ کی رو سے صادر ہونے والے احکام اور ان کے تحت چلنے والے مقدمات واپس لے لئے جائیں تو وہ ایسی عوامی تقریریں نہیں کیا کریں گے۔ جن سے نقض امن عامہ کا اندیشہ ہو۔ اس پیشکش کے بارے میں اپنا ردعمل مسٹر انور علی نے حسب ذیل الفاظ میں قلمبند کیا۔

"آج صبح مولانا اختر علی خان مجلس احرار کے نئے صدر مولوی غلام غوث ہزاروی کی معیت میں مجھ سے ملنے آئے معلوم ہوتا ہے۔ احرار یہ محسوس کرنے لگے ہیں۔ کہ ان کی قسمت کا فیصلہ ہو چکا ہے۔ اور اگر وہ عامۃ المسلمین کی ہمدردی دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ تو وہ سیاسی جماعت کی حیثیت سے ختم ہو جائیں گے۔ ملاقات کا مقصد اس امر کا یقین دلانا تھا کہ احرار من حیث الجماعت یہ بیک اعلان کرنے پر آمادہ ہیں کہ کوئی ایسی تقریر نہیں کی جائے گی۔ جس سے امن عامہ میں خلل پڑنے کا اندیشہ ہو۔ مطالبہ یہ تھا کہ ساتھ ہی حکومت گرفتار ہونے والوں کو بھی رہا کر دے۔ اور دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت احکام واپس لے لئے جائیں۔ میں نے انہیں وہ فیصلے سنائے۔ جو آج کے اجلاس میں ہوئے تھے۔ اور کہا۔ کہ اگر یہ دونوں رہنما تحریری معافی مانگ لیں۔ تو حکومت نہ صرف ان احکام کو واپس لینے بلکہ تمام احرار کارکنوں کو رہا کرنے کے معاملہ پر بھی غور کر سکتی ہے۔ مولوی غلام غوث نے اس کا تو جواب نہیں دیا۔ البتہ یہ کہا۔ کہ انہیں اور ان کی جماعت کو یقین ہے۔ کہ ماسٹر تاج الدین انصاری سے کسی غلطی کا ارتکاب نہیں ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے۔ کہ احرار کو جب ایک مرتبہ اس بات کا احساس ہو گیا۔ کہ حکومت اس باب میں سنجیدہ ہے۔ اور اپنے فیصلے بدلنے کی نہیں۔ تو وہ سمجھوتے پر زیادہ مائل ہو جائیں گے۔"

اس پر مسٹر قربان علی خان نے حسب ذیل حقیقت پسندانہ تبصرہ کیا۔

"میرے خیال میں تو حکومت کے لئے امن و قانون اور نظم و ضبط برقرار رکھنے کا فیصلہ بدلنے کی کوئی وجہ پیدا نہیں ہوئی۔ جو بات بھی نقض امن پر منتج ہونے والی صورت حال پیدا کرے۔ اس کی اچھی طرح اور سختی سے سرکوبی کرنی چاہیئے۔"

ہوم سیکرٹری نے خود کو مبارکباد دی اور کہا۔ "جہاں تک اصل مسئلہ کا تعلق ہے۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ احرار کو محسوس ہونے لگا ہے۔ کہ احرار کی جانب سے اس مسئلہ کو الجھانے کی مساعی کو حکومت نے ناکام بنا دیا ہے۔ اور انہیں امن و ضبط کے لئے خطرہ کا سرچشمہ ثابت ہونے کے ناقابل بنانے کی غرض سے عوام سے کاٹ کر یکہ و تنہا کیا جا رہا ہے۔"

۵ جولائی کی کانفرنس میں جو فیصلے ہوئے۔ ان کو موثر طریق پر نافذ کرنے کے لئے مسٹر انور علی ڈی آئی جی (سی۔ آئی۔ ڈی) نے ۹ جولائی ۱۹۵۲ء کو پنجاب بھر کے پولیس سپرنٹنڈنٹوں کے نام ہدایات بھیجیں۔ اور ان سے کہا کہ مساجد کے اندر اور باہر جو تقریریں ہوتی ہیں۔ ان سے باخبر رہیں۔ اور وہاں ایسے ذہین افراد کو بھیجیں جو ان تقریروں کے نکات اپنے ذہن میں محفوظ رکھ سکیں۔

مذہبی جنون اور منافرت کو اگر نہ روکا گیا تو اس کا اثر صرف اسی صوبے تک محدود نہ رہے گا (ہوم سیکرٹری)

[illegible] ۹ جولائی کو [illegible] کانفرنس کے [illegible] جولائی کے پہلے ہفتہ [illegible] ۔ تو مولانا سید سلیمان [illegible] سب کمیٹی کے سلسلے میں وہاں گئے ہوئے تھے ۔ [illegible] اور مساجد پر دفعہ [illegible] کرنے پر اظہار تشویش کیا ۔ ۱۰ جولائی [illegible] کو تین مولوی ہوم سیکرٹری سے ان کے دفتر میں ملے ۔ اور ان سے بعض سوال کئے ۔ جنہیں ۱۱ جولائی کو مولوی محمد علی جالندھری نے اپنے مراسلے میں دہرایا ۔ اس مراسلہ میں انہوں نے حسب ذیل چار نکات کی وضاحت طلب کی ۔

(۱) کیا دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت پابندیاں مساجد میں تردید مرزائیت پر لگائی گئی تھیں ۔

(۲) کیا یہ پابندیاں مساجد سے بعد میں ہٹائی گئیں ؟

(۳) کیا مسلمانوں کو تردید مرزائیت یا مسئلہ ختم نبوت پر مساجد میں تقریریں کرنے کی اجازت ہے ؟

(۴) کیا مسلمانوں کو ان دونوں امور پر بحث کے لئے مساجد سے باہر جلسے کرنے کی اجازت ہے ؟

ہوم سیکرٹری نے انسپکٹر جنرل پولیس سے مشورہ کے بعد اس مراسلہ کے جواب میں لکھا ۔ کہ دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے تحت صادر ہونے والے احکام صرف ایسے عوامی جلسوں سے متعلق ہیں ۔ جو مجلس احرار پاکستان یا جماعت احمدیہ کے ارکان کے زیر اہتمام منعقد ہوں ۔ اس کے علاوہ حکومت نے مسجد یا دوسرے معابد اور خود عبادت اور مذہبی رسوم پر کوئی پابندی عائد نہیں کی ۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ۔ کہ احرار اور احمدیوں کے علاوہ باقی تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں کو عوامی جلسے منعقد [illegible] ہے ۔ جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا جا چکا ہے [illegible] تعلقات عامہ کو ہدایت کی گئی تھی [illegible] پروپیگنڈے کو شدید تر [illegible] کر دیں [illegible] مساجد میں ہونے والے اجتماعات پر [illegible] احکام کے عائد ہونے کی صحیح [illegible] ۔ [illegible] یہ معلوم ہوا ہے ۔ کہ انہوں نے بعض اخبار نویسوں سے خطاب کیا ۔ اس سے قبل جولائی کے پہلے ہفتے میں ہوم سیکرٹری بھی ہی [illegible] جولائی سے قبل کسی وقت انہوں نے احترام مساجد کے عنوان سے ایک پوسٹر بھی شائع کیا ۔ جس میں درج کیا گیا تھا ۔ کہ مساجد میں جانے اور مساجد کے اندر یا باہر دینی رسوم و عبادات کے لئے اجتماعات کرنے ، مذہبی خطبات دینے اور ختم نبوت یا کسی دوسرے عقیدے کی توضیح کرنے پر قطعاً کوئی پابندی نہیں ۔ دفعہ ۱۴۴ کے تحت احکام صادر کرنے کا مقصد صرف یہ ہے ۔ کہ عوام کو تشدد یا لاقانونیت کی تلقین کرنے یا اشتعال دلانے یا دینی لبادہ اوڑھ کر مختلف مذہبی فرقوں کے مابین بدامنی یا تشدد یا نقض امن کے مواقع پیدا کرنے سے روکا جائے ۔

مخفی مکتوب

ڈپٹی کمشنر منٹگمری مسٹر حیمہ کے پیش کئے ہوئے نکات میں سے ایک نکتہ جس کی تائید ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کے اجلاس میں دوسرے ڈپٹی کمشنروں نے بھی کی تھی یہ تھا ۔ کہ مرکزی حکومت سے کہا جائے ۔ وہ اس بارے میں خود ایک مستند بیان شائع کر کے اپنے نظریات واضح کرے ۔ مسٹر حیمہ محسوس کرتے تھے ۔ کہ ایسا بیان صورت حال کی کلیتہً وضاحت کر دے گا ۔ اور مرکز کی بتائی ہوئی پالیسی کو عملی جامہ پہنانے میں صوبائی حکومت کے ہاتھ بھی بڑی حد تک مضبوط کر دے گا لیکن اس وقت تک مخفی مراسلہ نمبر (۱) ۵۲-S/۹/۴ مورخہ ۴ جولائی ۱۹۵۲ء سیکرٹری وزارت داخلہ حکومت پاکستان کی جانب سے تمام صوبائی حکومتوں اور مقامی ایڈمنسٹریشنوں کو موصول ہو چکا تھا ۔ یہ مراسلہ حسب ذیل تھا :-

"مجھے آپ کی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرانے کی ہدایت ہوئی ہے ۔ کہ گزشتہ چند ماہ میں پاکستان کے مختلف حصوں میں مذہبی اور فرقہ وارانہ نزاعوں میں بہت نمایاں اضافہ ہو گیا ہے یہ نزاعیں احرار اور احمدیوں میں خاص طور پر زیادہ رہی ہیں ۔ اور بعض جگہ نقض امن پر بھی منتج ہوئی ہیں ۔ حکومت پاکستان کا خیال ہے ۔ کہ اگر اس صورت حال کو روکا نہ گیا تو اس کے خطرناک نتائج نکلیں گے ۔ اس لئے صوبائی حکومتوں اور مقامی ایڈمنسٹریشنوں کی توجہ وزارت داخلہ کے مراسلہ نمبر (۱) S—۳۴۲ مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۵۱ء کی جانب دلائی جا رہی ہے ۔ جو انہیں کے نام بھیجا گیا تھا ۔ فوری حوالہ کے لئے اس مراسلہ کی نقل درج ذیل ہے :-

"ایسے واقعات رونما ہوئے ہیں ۔ جن میں مختلف فرقوں کے مسلمان ارکان نے ایک دوسرے کے خلاف جذبات کو مجروح کر دینے والا پروپیگنڈا کیا ہے ۔ یہ پروپیگنڈہ بعض انتہائی حالات میں ذاتی تشدد پر بھی منتج ہوا ہے اس قسم کی شورش کی ایک مثال پنجاب کا احمدی احرار تنازعہ ہے ۔ مرکزی حکومت کا خیال ہے کہ جہاں ایک طرف ہر گروہ یا فرقہ کے اس قانونی حق پر نارو ا پابندیاں عائد نہیں ہونی چاہئیں کہ وہ اپنے مذہبی معتقدات کی تبلیغ و اشاعت کر سکیں ۔ اور مختلف عقائد و نظریات کے حاملوں میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھنا چاہئیے ۔ وہاں مذہبی نزاعوں کو بھی ہوش مندی کی حدود کے اندر رہنا چاہئیے ۔ اور اس قدر ہرگز نہ بڑھنا چاہئیے کہ امن عامہ کو خطرہ لاحق ہو جائے ۔ جنگجویانہ اور جارحانہ فرقہ پرستی کو مرکزی حکومت کی رائے میں سختی سے دبا دینا چاہئیے ۔ مجھ سے یہ خواہش ظاہر کی گئی ہے ۔ کہ اس بارے میں مرکزی حکومت کے نظریات آپ کے علم میں لاؤں تاکہ آپ کے حیطۂ اختیار میں جو کارروائی درکار ہو ۔ عمل میں آ جائے ۔"

"اگر صوبائی حکومتیں اور مقامی ایڈمنسٹریشنیں اس مراسلہ میں بیان کی ہوئی پالیسی کو سختی اور غیر جانبداری سے نافذ کریں ۔ تو حکومت پاکستان کو بڑی خوشی ہو گی ۔ یہ پالیسی ان رسائل و جرائد پر بھی پوری طرح عائد ہوتی ہے ۔ جو عام طور پر فرقہ وارانہ تحریریں شائع کرتے رہتے ہیں ۔ حکومت پاکستان نے اس کارروائی کو اطمینان کی نگاہوں سے دیکھا ہے ۔ جو حکومت پنجاب نے فرقہ وارانہ شورش کے متعلق کی ہے ۔"

پالیسی بنانے کی ضرورت

ہوم سیکرٹری کا بھی یہی خیال تھا ۔ کہ مرکز کو اس معاملے کا حوالہ دینا ضروری ہو گیا ہے ۔ اس لئے ۴ جولائی کو انہوں نے حسب ذیل نوٹ قلمبند کیا :-

"مختصر ——— (۱) احرار احمدی تنازع کے متعلق بڑی پالیسی کی فائل میں عزت مآب وزیر اعلیٰ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں ۔ کیونکہ مجھے محسوس ہوتا ہے ۔ کہ اگر مرکزی حکومت نے ابھی تک اس باب میں پالیسی وضع نہیں کی ۔ تو اسے اعلیٰ ترین سطح پر لکھا جائے ۔ کہ وہ اس مسئلہ کے متعلق اپنی پالیسی وضع کرے ۔ اور اپنے عمل اور ہدایات کے ذریعہ سے ہمیں اور ملک کے لوگوں کو اس سے مطلع کرے ۔

(۲) بے شک یہ صوبہ احرار کا گڑھ ہے اور اس میں احمدی پاکستان کے ہر دوسرے صوبہ سے زیادہ ہیں ۔ لیکن مذہبی جنون اور منافرت کے جس فلسفہ کا دعویٰ احرار خود اپنے سیاسی احیاء کے لئے مذہب کا لبادہ اوڑھ کر کر رہے ہیں ۔ اس کے حصہ میں ابھی لگام نہ دی گئی ۔ یا ابھی ختم نہ کیا گیا ۔ تو وہ صرف اس صوبے یا محض احرار احمدیوں تک محدود نہ رہے گا ۔ اس حکومت نے اس امر کو یقینی بنانے کے لئے بعض قدم اٹھائے ہیں ۔ کہ احرار یا احمدی ایسی صورت حال پیدا نہیں کریں گے ۔ جس سے امن و ضبط عامہ خطرے میں پڑ جائے ۔ یہ قدم مناسب غور و فکر کے بعد اٹھائے گئے ہیں ۔ ان سے پہلے تمام دوسرے طریق یہ یقین حاصل کرنے کے لئے آزمائے گئے تھے ۔ کہ

باقی دیکھیں صفحہ آٹھ پر)

حضرت امیر المومنین کا مبارک ارشاد

"اپنے ہاتھوں سے کچھ زائد کام کرو"

اور اس کی آمد اشاعت اسلام میں دیں ۔ اس کا آسان طریق یہ ہے کہ ہماری اردو کتابیں "پیارے خدا کی پیاری باتیں" "اور پیارے رسول کی پیاری باتیں" ۵۰ احادیث نبویؐ اردو و انگریزی کتابیں "اسلامی اصول کی فلاسفی" "رسول کریمؐ کے بے نظیر کارنامے" وغیرہ منگوایئے ۔ ہم نصف قیمت پر پہنچا دیں گے ۔ اسطرح آپ نصف قیمت اشاعت اسلام میں دے سکتے ہیں ۔ پاکستانی احباب جناب محاسب صاحب ربوہ کے پاس قیمت جمع کرا سکتے ہیں ۔

عبید اللہ الہ دین سکندر آباد ۔ دکن !

احرار اس بری راہ پر چلنے سے باز رہیں۔ بے شک اس معاملے میں جارحیت، احرار نے کی ہے۔ اور وہ اس سارے جھگڑے کے بانی مبانی ہیں۔ انہیں اب یاس و ناکامی کا احساس ہو رہا ہے۔ اور اپنے سیاسی انجام کو قریب دیکھ کر وہ اس آخری کوشش میں لگے ہوئے ہیں، کہ حقائق کو مسخ کر کے اور حکومت کے عزائم و اقدامات کو غلط رنگ میں پیش کر کے مسلمانوں کے جذبات سے کھیلیں۔ ہر شخص پر جلد ہی یہ ظاہر ہو جائیگا۔ کہ حکومت احرار کی پھیلائی ہوئی اس شورش کو فرو کرنے کے لئے احرار کی زبان بندی کرنا چاہتی تھی۔ اور حکومت کی جانب سے کسی پارٹی یا کسی گروہ کی جائز مذہبی اور سیاسی سرگرمیوں میں مداخلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ حکومت کی دیانتداری اور نیک نیتی کسی صفائی کی محتاج نہیں۔ لیکن میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ ہمیں مرکز سے تعاون چاہنے کا حق حاصل ہے۔ تاکہ اس صوبہ کا نظم و نسق چلانے میں ہمیں آسانی ہو سکے۔ یہ تعاون خصوصاً ان معاملات میں درکار ہے۔ جو درحقیقت مرکز کے دائرہ کار میں آتے ہیں۔

تین نعرے

(۳) احرار عوامی جذبات کو اپنے حق میں کرنے کے لئے حسب ذیل تین نعرے استعمال کر رہے ہیں

ا۔ مسئلہ ختم نبوت کی نشر و اشاعت

ب۔ احمدیوں کو اقلیت قرار دینا۔

ج۔ چودھری ظفر اللہ خاں کی برطرفی۔

(۴) جہاں تک شق ا کا تعلق ہے۔ مرکز ہمیں غیر مبہم انداز میں بتائے۔ کہ ہم کیا طریق کار اختیار کریں۔ اس مطالبہ کا مطلب اس چیز کے سوا کچھ نہیں۔ جسے احرار اور کئی دوسرے مسلمان "رد مرزائیت" — مرزائیت کی تردید کا نام دیتے ہیں۔ کیا ہم ان سرگرمیوں کی اجازت دیں۔ یا حوصلہ افزائی کریں۔ یا ان سے اغماض برتیں۔ جن کا مقصد ہماری قوم کے ایک چھوٹے طبقے کا جسمانی یا دینی استیصال ہے؟ احمدیوں کے نزدیک جو صحیح عقیدہ ہے وہ غیر احمدیوں کے نزدیک کفر ہے۔ اگر غیر احمدیوں کو احمدیوں کے خلاف بدزبانی کی اجازت دی جاتی ہے۔ تو کیا انہیں منبر اور پلیٹ فارم سے یہ اعلان کرنے کا حق بھی دیا جائے گا۔ کہ صداقت صرف وہی ہے۔ جس پر ان کا ایمان ہے۔ باقی سب خدا کی شان میں گستاخی اور کفر ہے۔ اگر ہم عوام کے ایک طبقے کو یہ حق عطا کریں۔ تو کیا ہم عیسائیوں کو اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے متعلق ان تمام باتوں کا وعظ کہنے کی اجازت دیں گے۔ جن پر اس قدر زاہدانہ انداز میں ان کا ایمان ہے؟ کیا ہم سب سے سرکردہ صحابہؓ میں سے بعض کے متعلق شیعوں کے جذبات کے

کھلم کھلا مظاہرہ کا خطرہ مول لینے کو تیار ہوں گے؟ کیا ہمارا ارادہ یہ ہے کہ اس ملک کو آپس میں الجھنے اور لڑنے والے مختلف گروہوں اور مذہبوں کے لئے میدان جنگ بنا دیا جائے۔ تاکہ انجام کار جو شکست کھا جائے۔ وہ یا تباہ ہو جائے۔ یا تبدیلِ مذہب پر مجبور ہو جائے۔ یہ کئی سروں والا خوفناک درندہ جسے احرار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس قابل ہے۔ کہ اسے انڈے سے نکلنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے۔ ورنہ یہ ہماری آزادی اور ہر اس شے کو نگل جائے گا جو ہمیں اس قدر عزیز ہے۔ یہ ایسا معاملہ ہے۔ جس کے بارے میں مرکز کو ہماری رہنمائی کرنی چاہیئے۔ احرار احمدیوں پر یہ عقائد ٹھونسنے کی کوشش کریں۔ تو امن و قانون اور نظم و ضبط کے مسائل کا پیدا ہونا ناگزیر ہو جائے گا۔ اس لئے ہمیں یہ جاننا چاہیئے۔ کہ امن و قانون اور نظم و ضبط کی ضرورتوں کو بنیادی اہمیت ملنی چاہیئے۔ یا ہمیں اپنے لوگوں کی اکثریت کے دینی عقائد اور جذبات کو اولیت اور فوقیت عطا کرنی چاہیئے۔ ان تمام نکات کا فیصلہ اور سوالات کا جواب ٹھیک طرح سے دینے کی اہلیت اور اختیار انہی لوگوں کو حاصل ہے۔ جو ہمارا آئین بنا رہے ہیں۔ اور جن کا دائرہ کار صوبائی حکومت کی طرح محدود نہیں ہے۔

احرار کا دوسرا منصوبہ یہ ہے۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دیا جائے۔ اس معاملہ کا فیصلہ بالکل مرکزی حکومت کے ہاتھ میں ہے۔ اور انہیں فیصلہ کرنے میں اب ذرا سی تاخیر بھی روا نہیں رکھنی چاہیئے۔ اگر مرکز محسوس کرے۔ کہ یہ مطالبہ انصاف پر مبنی ہے۔ اور اس تصور سے مطابقت رکھتا ہے جو ملک کے مستقبل کے بارے میں اس کے ذہن میں ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ اسے فوراً تسلیم کر لے۔ اس کے برعکس اگر اس کے خیال میں یہ مطالبہ بالکل بے معنی ہے۔ تو اسے غیر مبہم الفاظ میں مستند بیان جاری کرنا چاہیئے۔ یہ فیصلہ کرنا مرکز کا کام ہے۔ کہ وہ احرار کے اس دباؤ تلے آ جائے یا نہیں۔ جو وہ پاکستان کو ختم کرنے کے لئے ڈال رہے ہیں۔ حالانکہ یہ لوگ پاکستان کی تشکیل کو روکنے کے لئے آخری دم تک اپنی پوری کوشش کرتے رہے ہیں۔ بہرصورت مرکز کا جو کچھ بھی فیصلہ ہو۔ وہ جلد از جلد ہر ایک کو بتا دیا جائے۔ (باقی)

کراچی ۲۳ مئی۔ نرائن گنج کے بلوہ کا شکار ہونے والوں اور ان کے پسماندگان کی امداد کے لئے گورنر جنرل مسٹر غلام محمد نے ایک خاص امدادی فنڈ قائم کیا ہے۔ گورنر جنرل نے پاکستان کے تمام شہریوں خاص طور پر اہل ثروت حضرات سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ اپنے بدنصیب [illegible] کی امداد کے لئے میدان میں نکلیں۔

اعتکاف

(بقیہ صفحہ ۴)

اعتکاف آپ کی عادت مستمرہ تھی، حدیث میں آتا ہے۔ آپ اس عشرہ میں خاص طور پر عبادت کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل العشر احی اللیل وایقظ اھلہ

(مسلم باب الاجتہاد فی العشر الاواخر من شھر رمضان)

یعنی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں خود بھی رات کو جاگتے۔ اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے۔ اور آپ کا عبادت میں استغراق انتہا تک پہنچ جاتا۔

اس حدیث میں بیان شدہ عمل نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیش نظر رمضان کے آخری عشرہ اور اعتکاف کی اہمیت بالکل واضح ہو جاتی ہے۔

پس آؤ دنیا سے کنارہ کشی کر کے اس آخری عشرہ کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ ان نو یا دس دن کی تنہائی میں عبادت سے زنگ آلود ارواح کو صیقل کر لیں۔ اپنے قلوب کو مہبط انوار الہٰی بنائیں۔ اور ان گناہوں کی تلافی کر لیں۔ جو ہماری قومی ترقی میں روک اور ہماری اجتماعیت کے لئے مہلک ہیں۔ ان دنوں میں حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر درود و سلام بھیج کر سعادت دارین حاصل کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مشن کی ترقی و کامیابی کے لئے دعائیں کر کے اجر میں حصہ دار بن جائیں۔

خدا تعالےٰ کے انعامات کا شکر ادا کر کے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی رحمت کے جذب کے قابل بنائیں۔ اور مزید انعامات حاصل کر سکیں۔

آؤ ان مبارک ایام میں تنہائی و خلوت میں بیٹھ کر گڑگڑائیں۔ اور رو رو کر دعائیں کر کے خدا تعالےٰ کے عرش کو ہلا دیں۔

اور ع
کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا

کا منظر پیش کر کے اس کے قرب کو حاصل کریں۔ اس کی محبت کی آگ میں اپنے اس تن خاکی کو جلا دیں۔

آج جن حالات میں سے ہم گزر رہے ہیں۔ ان کے مقابلہ کے لئے ہم اپنے آپ کو ظاہری تدابیر کے لحاظ سے بےبس پاتے ہیں۔ لیکن ان کے مقابلہ کے لئے ان ایام کی دعائیں اکسیر کا حکم رکھ سکتی ہیں۔ اور ہمیں زمین سے اٹھا کر آسمان پر بٹھا سکتی ہیں۔

پس ان ایام سے جتنا بھی فائدہ اٹھایا جائے، کم ہے۔ خدا تعالےٰ نے ہمیں ایک زریں موقع عنایت فرمایا ہے۔ نہ معلوم آئندہ ہم اس موقعہ سے فائدہ اٹھا سکیں یا نہ۔ انسانی زندگی کا اعتبار ہی کیا ہے۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضل سے اس عشرہ کی برکات کے حصول کی از خود توفیق دے۔ آمین۔

آئندہ ماہ حکومت ملکی کپڑے کی تقسیم

— اپنے ہاتھ میں لے لیگی —

لاہور ۲۴ مئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب مرکزی ارباب اختیار کی ہدایت کے پیش نظر ملکی کارخانوں میں تیار ہونے والے کپڑے کی تقسیم کے لئے ایک جامع سکیم تیار کر رہی ہے۔ جس کے مطابق صوبائی حکومت مل سے لے کر پرچون فروش تک دیسی کپڑے کی تیاری اور تقسیم پر نگرانی کر کے عوام کو مقررہ نرخوں پر کپڑا مہیا کرنے کا انتظام کرے گی۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ اس سکیم پر جون ۱۹۵۴ء کے آخر تک عملدرآمد شروع ہوگا۔

مصر دفاعی منصوبہ میں شامل نہیں ہوگا۔

قاہرہ ۲۳ مئی۔ مصری وزیر اعظم کرنل ناصر اور قومی قیادت کے وزیر میجر صالح سلیم نے کہا ہے۔ کہ مصر مشرق وسطیٰ کے لئے مغربی طاقتوں کے کسی دفاعی منصوبہ میں شامل نہیں ہوگا۔ انہوں نے کہا۔ ہم نے برطانیہ پر واضح کر دیا ہے۔ کہ عربوں کا مشترکہ دفاعی ہی واحد موثر نظام ہو سکتا ہے۔ لندن کی ان خبروں پر کہ سویز کے بارے میں برطانیہ مصر کے ساتھ پھر سے بات چیت شروع کرنے کی نئی کوشش کرے گا۔ میجر صالح سلیم نے کہا۔ ہم ایسی خبریں پہلے بھی کئی بار سن چکے ہیں۔ جب بین الاقوامی صورت حال بدتر ہو جاتی ہے۔ تو برطانیہ اس قسم کا پروپیگنڈا کرتا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴